

ترجمہ القرآن

فضیلت صبر

اعوذ بالله من الشیطان الرجیم بسم الله الرحمن الرحیم۔ یا ایہا الذین آمنوا استعینوا بالصبر والصلوة ان الله مع الصابرين۔ ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل الله اموات بل احياء ولكن لا تشعرون۔ ولنبلونکم بشئ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرين۔ الذین اذا اصابتهم مصیبة قالوا انالله وانا الیه راجعون۔ اولئک علیہم صلوات من ربهم ورحمة واولئک هم المہتدون (البقرہ: ۱۵۷، ۱۵۳)

برادران اسلام!! ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے صبر کرنے والوں کی کتنی زیادہ فضیلت بیان فرمائی ہے۔ کہ جو لوگ صبر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کا حامی و مددگار بن جاتا ہے اور پھر ان کو رحمت و بخشش کی بشارتیں دیکر ان کیلئے ہدایت یافتہ ہونے کا ثبوت قیامت دیا جا رہا ہے۔ اب ظاہر ہے جو لوگ صبر کا مظاہرہ نہیں کرتے بلکہ بے صبری کا اظہار کرتے ہیں وہ ہدایت والے نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کے بیان کردہ اور رسول اللہ ﷺ کے اپنائے ہوئے اور بنائے ہوئے سنہری طریقوں کے مطابق گزارنے کو ہی صبر کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے نیکی کرنا۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے گناہ چھوڑنا اور اس سے بچنا اور اس کیلئے جو مصیبت اور پریشانی آئے اس کو برداشت کرنے کا نام ہی صبر ہے۔

سورہ صود میں اللہ تعالیٰ نے صبر کی حقیقت اور فضیلت کو یوں بیان فرمایا ہے۔ اور اگر ہم انسان کو اپنی طرف سے رحمت (فائدہ، خوشی) دے کر اس سے جھین لیں تو وہ مایوس ہو جاتا ہے اور ناشکری کرنے لگتا ہے۔ اور اگر اس کو پریشانی کے بعد اس کو کوئی نعمت (خوشی وغیرہ) دے دیں تو وہ کہتا ہے میری پریشانی ختم ہو گئی اور فخر کرنے لگتا ہے اور شویاں نکھیرتا ہے۔ مگر وہ لوگ جو صبر کرتے ہیں اور اچھے عمل کرتے ہیں ان کیلئے بخشش اور بہت بڑا اجر ہے۔ (۹-۱۱) ان آیات سے واضح ہوا کہ غم کے وقت مایوسی اور ناشکری سے بچنا اور اچھے عمل کرنا صبر کہلائے گا۔ اور خوشی کے موقع پر بھی تکبر و غرور سے بچتے ہوئے اعمال صالحہ کو اپنانا صبر کہلاتا ہے۔ اور دونوں مواقع پر افراط و تفریط سے دامن بچا کر جو لوگ کتاب و سنت پر عمل پیرا ہوتے ہیں وہی لوگ اجر اور بخشش کے ہندار ٹھہرتے ہیں۔ لہذا ہمیں بھی چاہئے کہ ہم خوشی کا موقع ہو یا غم کا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات کو مد نظر رکھیں نہ خوشی کے وقت بے صبری کرتے ہوئے فضول خرچی، بے حیائی اور تکبر و غرور کا ارتکاب کریں اور نہ ہی غم کی وجہ سے نوحہ خوانی کر کے ماتم کر کے بین ذال کر کسی طریقے سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کے مرتکب ہوں تاکہ ہم بھی صابرین کیلئے بشارت کے ہندار بن سکیں۔ اللہم وفقنا لما تحب وترضی

ترجمہ الحدیث

حرمت ماتم

عن عبد الله قال قال النبي ﷺ ليس منا من ضرب الخدود وشق الجيوب ودعا بدعوى الجاهلية (بخاری، ۱۷۳/۱، کتاب الجنائز)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے رخسار پیٹے، گر بیان پھاڑا اور زمانہ جاہلیت کی آدھ پکار کی تو وہ ہم میں سے نہیں۔ برادران اسلام! انسان کی ساری زندگی خوشی و غمی، تنگی و فراخی، دکھ و تکلیف، مصائب و آلام اور آرام و سکون سے ہی عبارت ہے۔ ہر انسان کو مختلف اوقات میں ان حالات سے سامنا کرنا پڑتا ہے جس کیلئے دین اسلام نے اپنے ماننے والوں کی راہنمائی کیلئے ایک اصول و ضابطہ بیان کر دیا ہے تاکہ لوگوں میں برداشت کا مادہ پیدا ہو۔ ہم قسم کے مصائب میں سے سب سے بڑی مصیبت اور تکلیف انسان کیلئے اپنے کسی عزیز، پیارے اور چاہنے والے کی موت کا صدمہ ہے کہ اس موقع پر آدمی شدت غم کی وجہ سے اپنی زبان سے کوئی ایسا کلمہ کہہ دیتا ہے یا اور کوئی ایسا کام کر گزرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بن سکتا ہو اس لئے ایسے موقع پر ہر مسلمان کیلئے خاص طور پر تنبیہ کی گئی ہے کہ کوئی ایسا کام نہیں کرنا کہ جس کی وجہ سے تمہیں امت محمدیہ ﷺ سے بی خارج کر دیا جائے۔

زمانہ جاہلیت میں حزن و غم، دکھ اور تکلیف کے موقع پر عام طور پر لوگ اور خصوصاً عورتیں اپنے رخسار پیٹتے تھے، ماتم کرتے تھے۔ گر بیان پھاڑ لیتے تھے کوئی اپنا سر منڈا لیتا تھا تو کوئی اپنے سر اور جسم پر خاک ڈال لیتا تھا اور زبان سے نوحہ خوانی کرتے تھے، یعنی بین ذال لے لے تھے۔ آج کل ہمارے ہاں بھی یہ رسمیں اسی طرح بلکہ جدید انداز اور ناموں سے جاری ہیں بلکہ ایک فقہ نے تو اس نوحہ خوانی اور ماتم کو سب سے بڑی عبادت قرار دے رکھا ہے حالانکہ یہ سارے امور جو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا نام لیکر غم کے اظہار کیلئے کئے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی ناراضگی کا سبب ہیں اس لئے ہی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ماتم کیا یا نوحہ خوانی کی اور کپڑے پھاڑ کر غم کا اظہار کیا اس کا جھگ سے کوئی تعلق نہیں ہے یعنی نہ میں اس کا نبی بننا پسند کرتا ہوں اور نہ ہی اس کو اپنا امتی تسلیم کرنے کیلئے تیار ہوں۔

برادران اسلام!! اس فرمان نبوی ﷺ کے پیش نظر ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ہم غم کے اظہار کیلئے کوئی ایسا طریقہ اختیار نہ کریں جس میں ماتم یا نوحہ خوانی کی ذرہ برابر بھی مشابہت موجود ہو اور اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ امت محمدیہ کا فرد نہیں ہے لہذا ہمیں ایسے لوگوں کی حوصلہ افزائی نہیں کرنی چاہئے کہ ہم ماتمی جلوس دیکھنے جائیں یا ان کیلئے سیلیں لگائیں یا اور کسی انداز میں ان کے اس خلاف سنت کام میں معاون و مددگار بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین اسلام پر قائم رہنے کی توفیق فرمائے۔ آمین